از عدالت اعظمیٰ

ریاست اُتر پردیش ودیگر

بمقابلہ

اجودھیا پرساد

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، اے۔کے۔سرکار،
کے۔سبّاراؤ، کے۔این۔وانچواورجے۔آر۔مڈھولکر، جسٹسز)

سرکاری ملازم۔پولیس افسر کے خلاف رشوت لینے کی شکایت۔شکایات کی مجسٹریٹل انکوائری۔محکمہ جاتی ٹرائل۔جوازیت۔پولیس ایکٹ 1861 (V آف 1861)، دفعہ 7۔یو۔پی۔پولیس ضابطے، پیرا 486، 489۔

مدعاعلیہ کو پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج کے طور پر اس وقت تعینات کیا گیا جب ضلع مجسٹریٹ کو شکایات موصول ہوئیں کہ مدعاعلیہ رشوت لے رہا ہے۔ضلع مجسٹریٹ نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی طرف سے تحقیقات کروائی اور اپنی توثیق کے ساتھ رپورٹ سپرانٹنڈنٹ پولیس کو ارسال کر دی۔مدعاعلیہ کو 2 ماہ کی چھٹی پر جانے پر مجبور کیا گیا اور اسے ہیڈ کانسٹیبل کے اپنے اصل عہدے پر واپس بھیج دیا گیا، لیکن بعد میں اسے سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دے کر دوسرے پولیس اسٹیشن میں تعینات کر دیا گیا۔دریں اثنا مزید شکایات پر تفتیش کی گئی اور بتایا گیا کہ مدعاعلیہ رشوت لینے کا عادی تھا۔اس پر رشوت کے 9 الزامات کے تحت دفعہ 7 پولیس ایکٹ کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا اور محکمہ جاتی مقدمے کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اسے مسترد کر دیا تھا۔انہوں نے دیگر باتوں کے ساتھ برخاستگی کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے سامنے ایک تحریری عرضی دائر کی جس میں کہا گیا کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے خلاف قابل شناخت جرائم ہونے کی وجہ سے انہیں یو پی پولیس ریگولیشنز کے پیراگراف 486 (1) کی دفعات کی تعمیل کیے بغیر محکمہ جاتی مقدمے کا انعقاد کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ہائی کورٹ نے اس دلیل کو قبول کر لیا

اور برطرفی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔

فیصلہ کیا گیا (حکومت، سبّا راؤ اور مدھولکر، جسٹسز کے مطابق) کہ مجسٹریٹ انکوائری اور محکمہ جاتی ٹرائل کا موضوع کافی حد تک ایک جیسا تھا اور محکمہ جاتی ٹرائل جائز طور پر منعقد کیا گیا تھا۔ یہ حقیقت کہ مجسٹریٹ انکوائری اور محکمہ جاتی مقدمے کے درمیان ایک بین الضابطہ تھا، اس سوال کو متاثر نہیں کیا۔ پیراگراف 486 اس معاملے پر لاگو نہیں ہوتا تھا جہاں مجسٹریٹ انکوائری کا حکم دیا گیا تھا اور اس طرح کی مجسٹریٹ انکوائری کے بعد ایک پولیس افسر پر دفعہ 7 پولیس ایکٹ کے تحت محکمہ جاتی مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔

گجیندر گڈکار اور وانچو، جسٹسز_ پیراگراف کی دفعات۔486 محض ڈائریکٹری تھی اور یہاں تک کہ اگر اس کی عدم تعمیل بھی تھی تو برخواستگی کا حکم کالعدم نہیں تھا۔

دیوانی اپیل کا حد اختیار : دیوانی اپیل نمبر 270 آف 1959

23 دسمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل اور لکھنؤ میں الہ آباد ہائی کورٹ (لکھنؤ بینچ) کے سول متفرق درخواست (او۔ جے) نمبر 86 آف 1954۔

اپیل گزاروں کیلئے سی۔ بی۔ اگروالا، جی۔ سی۔ ماتھر اور سی۔ پی۔ لال۔

جواب دہندہ کی طرف سے اچرو رام، ایس۔ این۔ اینڈلی، جے۔ بی۔ داداچنجی، رامیشور ناتھ اور پی۔ ایل۔ ووہرا۔

25 نومبر 1960۔ سرکار، سبّا راؤ اور مدھولکر، جسٹسز کا فیصلہ جسٹس سبّا راؤ نے دیا اور گجیندر اگڈکر اور وانچو جسٹسز کا فیصلہ جسٹس وانچو نے دیا۔

جسٹس سبّا راؤ_ یہ الہ آباد، لکھنؤ بینچ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، جس میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست کی اجازت دی گئی ہے۔

حقائق ایک چھوٹے کمپاس میں ہیں اور مختصر طور پر بیان کیے جا سکتے ہیں۔ سال 1933 میں مدعا علیہ کو یوپی پولیس فورس میں کانسٹیبل مقرر کیا گیا۔ یکم دسمبر 1945 کو انہیں ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے پر ترقی دی گئی اور مئی 1952 میں انہیں پولیس اسٹیشن،

انتیا تھوک، ضلع گونڈا کے افسر انچارج کے طور پر تعینات کیا گیا۔ گونڈا کے ضلع مجسٹریٹ کو شکایات موصول ہوئیں کہ مدعا علیہ کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے رشوت مل رہی تھی۔ 16 ستمبر 1952 کو ضلع مجسٹریٹ، گونڈا نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو مذکورہ شکایات کے سلسلے میں تحقیقات کرنے کی ہدایت کی۔ 3 نومبر 1952 کو سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ضروری انکوائری کرنے کے بعد ضلع مجسٹریٹ کو ایک رپورٹ پیش کی جس میں مدعا علیہ کو کسی دوسرے اسٹیشن میں منتقل کرنے کی سفارش کی گئی۔ 17 نومبر 1952 کو، ضلع مجسٹریٹ نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو اس اثر کے لیے توثیق بھیجی کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو مدعا علیہ کی دیانت داری کے خلاف کافی شکایات ملی ہیں، کہ اسے بھی ایسی شکایات موصول ہوئی ہیں اور دیانتداری کے لیے اس کی عمومی ساکھ اچھی نہیں تھی، لیکن یہ کہ اس کی منتقلی، تاہم، کچھ عرصے بعد ہونی چاہیے اور اس دوران اس کے کام پر گہری نظر رکھی جا سکتی ہے۔ سپرانٹنڈنٹ آف پولیس کی طرف سے اپنے طرز عمل کی وضاحت پیش کرنے کے لیے بلائے جانے پر مدعا علیہ نے 29 نومبر 1952 کو اپنی وضاحت پیش کی۔ 17 دسمبر 1952 کو مدعا علیہ کو دو ماہ کے لیے چھٹی پر جانے پر مجبور کیا گیا۔ ان کی چھٹی کی میعاد ختم ہونے سے پہلے، انہیں ہیڈ کانسٹیبل کے اپنے اصل عہدے پر واپس کر دیا گیا اور سیتاپور منتقل کر دیا گیا۔ 17 فروری 1953 کو انہیں سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دی گئی اور سدھولی میں اسٹیشن آفیسر کے طور پر تعینات کیا گیا۔ 27 فروری 1953 کو، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے اپنے کردار کے رول میں درج ذیل توثیق کی:

"ایک مضبوط افسر جس میں کافی دباؤ تھا اور اس نئے الزام میں اسے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جرائم پر قابو بہت اچھا تھا لیکن بدعنوانی کی شکایات موصول ہوئیں جن کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ دیانت داری کی تصدیق شدہ۔''

دریں اثنا مزید شکایات پر، سی آئی ڈی نے معاملے کی مزید تحقیقات کیں اور 26 جولائی 1953 کو، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، انویسٹی گیشن برانچ، سی آئی ڈی نے اطلاع دی کہ مدعا علیہ رشوت لینے کا عادی تھا۔ 28 جولائی 1953 کو انہیں معطل کر دیا گیا اور 18 اگست 1953 کو ان پر پولیس ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت اپنی ڈیوٹی کی انجام دہی میں لاپرواہی اور اس کے لیے نااہل ہونے کا الزام عائد کیا گیا کیونکہ جب وہ اسٹیشن آفیسر،

پولیس اسٹیشن، انتیا تھوک کے طور پر تعینات تھے، تو وہ بے ایمانی، بدعنوانی اور بدسلوکی کے مجرم تھے جس میں انہوں نے نو مواقع پر رشوت قبول کی تھی، جس کی تفصیلات الزام میں دی گئی تھیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مجسٹریٹ انکوائری مدعا علیہ کے خلاف مبینہ نو میں سے سات الزامات سے متعلق ہے۔ مقدمے کی سماعت سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کی اور مدعا علیہ نے 12 ستمبر 1953 کو اپنی وضاحت پیش کی۔ مقدمے کی سماعت کرنے والے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بہت سے گواہوں سے پوچھ گچھ کی اور پتہ چلا کہ نو میں سے سات الزامات ثابت ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد اس نے مدعا علیہ کو نوٹس جاری کیا جس میں اس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس کی وجہ بتائے کہ اسے پولیس فورس سے کیوں برخاست نہیں کیا جانا چاہیے۔ 20 فروری 1954 کو مدعا علیہ نے اپنی وضاحت پیش کی اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے 22 فروری 1954 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے مدعا علیہ کو مذکورہ تاریخ سے ملازمت سے برخاست کر دیا۔ مدعا علیہ کی طرف سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کو پیش کی گئی اپیل کو 2 جون 1954 کے اس کے حکم سے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے 5 اگست 1954 کو برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے الہ آباد، لکھنؤ بنچ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکچر کے سامنے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کی۔

ہائی کورٹ کے سامنے تین نکات اٹھائے گئے، یعنی (1) چونکہ درخواست گزار محکمہ جاتی مقدمے کی سماعت کے وقت پولیس کے سب انسپکٹر کے طور پر کام کر رہا تھا، اس لیے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس اسے برخاست کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، کیونکہ ایسے حالات میں حکم صرف سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے سینئر پولیس افسر کے ذریعے دیا جا سکتا تھا۔ (2) مقدمے کی سماعت کئی سنگین بے ضابطگیوں کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی؛ اور (3) جن مخصوص کاموں کے ساتھ درخواست گزار پر الزام لگایا گیا تھا وہ قابل شناخت جرائم تھے اور اس لیے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو پیرا کے ذیلی پیراگراف (1) کی دفعات کی تعمیل کیے بغیر محکمہ جاتی مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ 486 پولیس کے ضابطے۔ ہائی کورٹ کے تعلیم یافتہ ججوں نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ پر قابل شناخت جرائم کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا اور اس لیے پیرا کے ذیلی پیراگراف

(1)۔486 صورتحال کو کنٹرول کیا اور یہ کہ، جیسا کہ مذکورہ ذیلی پیرا گراف کے مطابق کوئی مقدمہ، پولیس اسٹیشن میں مدعا علیہ کے خلاف درج نہیں کیا گیا تھا، برخاستگی کا حکم غلط تھا۔انہوں نے مزید مؤقف اختیار کیا کہ یہ مقدمہ پیرا گراف 486 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی پہلی شق میں شامل نہیں تھا، کیونکہ ان کی رائے میں جرائم کے ارتکاب کے بارے میں معلومات مجسٹریٹ کو پہلی بار موصول نہیں ہوئی تھیں اور انکوائری کے لیے پولیس کو ارسال کی گئی تھیں۔اس نتیجے کے پیش نظر انہوں نے مدعا علیہ کی جانب سے پیش کیے گئے دیگر دلائل پر کسی بھی رائے کا اظہار کرنا غیر ضروری پایا۔نتیجے میں انہوں نے سرٹیریری کی نوعیت میں ایک رٹ جاری کی جس میں اعتراض شدہ احکامات کو کالعدم قرار دیا گیا۔اس لیے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل مسٹر سی بی اگروالا نے ہمارے سامنے درج ذیل نکات اٹھائے: (1) گورنر نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کیا، اور چونکہ پولیس کے ضابطے صرف انتظامی ہدایات تھے، اس کی عدم تعمیل کسی بھی طرح سے برخاستگی کے حکم کے جواز کو متاثر نہیں کرے گی۔(2) اگر برخاستگی کا حکم سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دیے گئے قانونی اختیار کے تحت دیا گیا تھا، تو فوجداری ضابطہ اخلاق کے باب XIV کے تحت تحقیقات کے لیے فراہم کردہ قواعد وضوابط صرف ڈائریکٹری نوعیت کے تھے، اور چونکہ مدعا علیہ کے لیے کوئی تعصب پیدا نہیں ہوا تھا، مذکورہ قواعد و ضوابط کی عدم تعمیل برخاستگی کے حکم کے جواز کو متاثر نہیں کرے گی۔(3) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو پیرا گراف 486 کے ذیلی پیرا گراف (3) کے ذریعے مقرر کردہ متبادل طریقہ کار پر عمل کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور اس لیے قاعدہ ا کے ذریعے مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کیے بغیر کی گئی انکوائری بری نہیں تھی۔(4) چونکہ مجسٹریٹ انکوائری عملی طور پر تمام الزامات کے حوالے سے کی گئی تھی، محکمہ جاتی مقدمے کا موضوع، معاملہ پیرا کی دفعات کے تحت نہیں آتا ہے۔486 پولیس کے ضابطے۔

ریاست یو۔ پی۔ بمقابلہ بابو رام اپادھیا (1) جس میں ہم نے ابھی فیصلہ سنایا ہے، ہم نے پہلے تین نکات پر غور کیا ہے اور اس میں مذکور وجوہات کی بنا پر ہم پہلے تین تنازعات کو مسترد کرتے ہیں۔

(1) دیوانی اپیل نمبر 119 آف 1959، (1961) 2 ایس۔سی۔آر۔679۔

اپیل گزاروں کو چوتھے تنازعہ پر کامیاب ہونا چاہیے۔ پہلے سے بیان کردہ حقائق سے، مدعا علیہ کا طرز عمل، جب وہ پولیس اسٹیشن، انتیا تھوک کا افسر انچارج تھا، کا موضوع تھا۔

مجسٹریٹ انکوائری۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے سات الزامات کے سلسلے میں تفتیش کی جو محکمہ جاتی مقدمے کا موضوع تھے اور ضلعی مجسٹریٹ کو رپورٹ پیش کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنی طرف سے اس رپورٹ کی توثیق کی اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو مدعا علیہ کے تبادلے کی سفارش کرتے ہوئے بتایا کہ مدعا علیہ کے کام پر گہری نظر رکھی جا سکتی ہے۔ اگرچہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے پہلے مدعا علیہ کو ایک اچھا سرٹیفکیٹ دیا، لیکن اس سلسلے میں سی۔ آئی۔ ڈی کے ذریعے مزید تحقیقات کی گئیں۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے مذکورہ بالا سات الزامات اور اسی نوعیت کے دو دیگر نئے الزامات کے سلسلے میں محکمہ جاتی مقدمہ چلایا۔ تفتیش مدعا علیہ کی برطرفی پر ختم ہوئی۔ ان حالات میں یہ مؤقف اختیار کرنا انتہائی تکنیکی ہوگا کہ اس معاملے کے سلسلے میں کوئی مجسٹریٹ انکوائری نہیں تھی جو محکمہ جاتی مقدمے کا موضوع تھا۔ مذکورہ حقائق پر ہم یہ مانتے ہیں کہ محکمہ جاتی انکوائری مدعا علیہ کی بدانتظامی کے سلسلے میں صرف ایک اور قدم تھا جس کے سلسلے میں مجسٹریٹ انکوائری ابتدائی مرحلے میں کی گئی تھی۔ اگر ایسا ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا پیرا۔486 موجودہ انکوائری کو کنٹرول کرے گا یا یہ اس کے دائرہ کار سے باہر ہوگی۔

پولیس ضابطوں کی متعلقہ دفعات میں لکھا ہے:

پیراگراف 486: "جب کسی پولیس افسر کے خلاف مبینہ جرم صرف پولیس ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جرم کے مترادف ہے، تو فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت کوئی مجسٹریٹ انکوائری نہیں ہو سکتی۔ ایسے معاملات میں، اور دیگر معاملات میں جب تک کہ مجسٹریٹ انکوائری کا حکم نہیں دیا جاتا، درج ذیل قواعد کے مطابق سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ہدایت پر انکوائری کی جائے گی۔

پیراگراف 489: "ایک پولیس افسر کو عدالتی طور پر مقدمہ چلانے کے بعد پولیس ایکٹ

(1) کی دفعہ 7 کے تحت ذہنی طور پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے؛

(2) فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت مجسٹریٹ انکوائری کے بعد؛

(3) فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت پولیس تفتیش یا اوپر پیراگراف 486 III کے تحت محکمہ جاتی تفتیش کے بعد۔

ان دفعات کا مشترکہ مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پیرا۔486 اس کا اطلاق اس معاملے پر نہیں ہوتا ہے جہاں مجسٹریٹ انکوائری کا حکم دیا جاتا ہے؛ اور یہ کہ اس طرح کی مجسٹریٹ انکوائری کے بعد پولیس افسر پر محکمہ جاتی طور پر پولیس ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔اس معاملے میں روانگی کا ذہنی مقدمہ مجسٹریٹ انکوائری کی تکمیل کے بعد منعقد کیا گیا تھا اور اس لیے یہ پیرا کی واضح شرائط کے تحت آتا ہے۔ 489(2) یہ حقیقت کہ وقفے وقفے میں پولیس کو مزید شکایات موصول ہوئیں یا یہ کہ سی۔ آئی۔ڈی نے مزید پوچھ گچھ کی،سوال کو متاثر نہیں کرتی،اگر کافی حد تک مجسٹریٹ انکوائری اور محکمہ جاتی مقدمے کی سماعت کا موضوع ایک ہی ہے۔اس معاملے میں ہم نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ غیر مستقل طور پر ایک ہی تھا اور اس لیے محکمہ جاتی مقدمہ جائز طور پر منعقد کیا گیا تھا۔اس لیے ہم ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں، ہائی کورٹ نے اپنے پیش کردہ دیگر سوالات پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا اور اس کے سامنے دلیل دی۔ان حالات میں ہم معاملے کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لیے ہائی کورٹ کے پاس بھیج دیتے ہیں۔

اس اپیل کے اخراجات نتیجہ کے مطابق ہوں گے۔

جسٹس وانچو ___ ہم نے اپنے دانشور بھائی سبا راؤ جسٹس کا حال ہی میں دیا ہوا فیصلہ پڑھا ہے۔ہم ان کے تجویز کردہ حکم سے متفق ہیں۔تاہم،اس نتیجے پر پہنچنے کی ہماری وجوہات وہی ہیں جو ہم نے 1959 کے سی اے 119، ریاست اتر پردیش بمقابلہ بابو رام اپادھیا میں دی ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔مقدمہ ریمانڈ کیا گیا۔

10----）

(----

11‐‐‐‐)

(‐‐‐‐

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document